باب الفتاویٰ

سوال :۔ جس جگہ عورتوں کیلئے مردوں کے ساتھ مل کر عیدین کی نماز ادا کرنے کیلئے پردہ کا معقول انتظام نہ ہوسکے۔ وہاں عورتیں محلہ یا گاؤں کے کسی باپردہ مکان میں جمع ہو کر نماز عیدین باجماعت ادا کر سکتیں ہیں؟ اسی طرح نماز تسبیح کی جماعت کرواسکتی ہیں؟

نیز قابل طلب یہ بات ہے کہ متذکرہ بالا نمازوں میں عورتوں کی صف میں ہی کھڑی ہو کر کوئی عورت امامت کرائے یا آدمیوں کی طرح امامت کیلئے صف سے آگے کھڑی ہو سکتی ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب

نماز عیدین میں عورتوں کو آدمیوں کے ساتھ کھلے میدان میں نکلنا چاہیئے اور یہی رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔

عن ام عطية رضى الله عنها قالت امرنا ان نخرج الحيض يوم العيدين وذوات الخدور فيشهدن جماعة المسلمين ودعوتهم و تعتزل الحيض عن مصلاهن قالت امراة يارسول الله احدانا ليس لها جلباب قال لتلبسها صاحبتها من جلبابها"۔ (متفق عليه بحواله مشكوة باب صلاة العيدين ص١٢٦)

ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم عید کے دن حیض والی اور

پردہ نشین لڑکیوں کو میدان عیدین لائیں وہ مسلمانوں کے ساتھ نماز اور دعا میں شریک ہوں حائضہ عورتیں نماز سے الگ رہیں ایک عورت نے عرض کیا حضرت ہم میں سے بعض کے پاس بڑی چادر نہیں ہوتی فرمایا کہ دوسری سہیلی اپنی چادر پہننے کیلئے دے دے۔ (بخاری و مسلم)

اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کا نماز عیدین میں مسلمانوں کے ساتھ کھلے میدان میں نکلنا ضروری ہے حتی کہ جنہوں نے نماز بھی نہیں پڑھنی (جیسے حیض والی عورتیں) اور اسی طرح جن کے پاس پردہ کیلئے چادر نہیں وہ اپنی سہیلی کی چادر اوڑھ کر نماز عیدین میں نکلیں۔

اس لئے اس سنت کے خلاف نہیں کرنا چاہیئے اور ہمیشہ کیلئے ایسی عادت نہیں بنانی چاہیئے اگر پردہ کیلئے معقول انتظام نہیں تو جماعت کو اس کیلئے انتظام کرنا چاہیئے۔ ہاں اگر فرض محال کبھی انتظام نہیں ہو سکا یا ہنگامی حالت ہے تو عورتوں کا الگ نماز پڑھ لینا جائز ہے اور وہ باجماعت نماز ادا کر سکتیں ہیں۔

اسی طرح نماز تسبیح وغیرہ رمضان شریف یا غیر رمضان شریف میں بھی پڑھ سکتی ہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے نوافل کی جماعت ثابت ہے۔ عورت عورتوں کیلئے امام بن سکتی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ام ورقہ رضی اللہ عنہا کیلئے ایک موذن مقرر کیا تھا اور ام ورقہ رضی اللہ عنہا کو امامت کرانے کیلئے کہا تھا۔ اور اسی طرح امامت کراتے ہوئے دوران صف کھڑا ہونا چاہیئے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا امامت کراتے ہوئے دوران صف ہی کھڑی ہوا کرتی تھیں۔ ملاحظہ ہو فقہ السنۃ ۱/۲۰۰۔

هذا ما عندنا والله اعلم بالصواب